موسمیاتی تبدیلیوں کے فصلات پر اثرات

ہماری زراعت دونوں موسموں یعنی ربیع اور خریف میں سارا سال ہی بہت متاثر ہوتی ہے۔اور یہ تین ماہ گرمیوں کے (مئی سے لیکر جولائی کے آخر تک) اور دو ماہ سردیوں کے (دسمبر، جنوری) درجہ حرارت میں تبدیلی کی وجہ سے فصلات پر خاص اثرات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔خاص طور پر لو چلنے اور کورا (کہر، دھند) پڑنے کے مہینوں میں تو یہ اپنی انتہائی سطح پر پہنچ جاتا ہے۔سردیوں کے ان مہینوں میں گندم، مکئی، برسیم، آلو، سرسوں اور سبزیات (موسم سرما) کی فصلات کی بوائی متاثر ہوتی ہے جبکہ چاول، کپاس مکئی اور سبزیات (موسم گرما) کی فصلات کی برداشت میں بھی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔پنجاب میں مئی سے جولائی کے درمیان درجہ حرارت اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ سبزیوں اور دالوں کے علاوہ مکئی اور کماد جیسی سخت جان فصلیں بھی جھلس جاتی ہیں شدید گرمی سے فصلوں کے پتے جلنے سے پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے۔فصلوں کی کاشت سے لے کر برداشت تک بیشتر عوامل حرارتی تغیر سے متاثر ہوتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلی کے بارشوں پر اثرات

موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے بارش کے نظام میں بے ترتیبی، شدید بارشوں کا اضافہ، مون سون کے دورانیے میں تبدیلی، خشک سالی کے اثرات، پانی کی قلت میں اضافہ ہوا ہے۔پاکستان میں گرمیوں میں بارشوں کا موسم چونکہ مون سون ہے اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کی وجہ سے ان کا دائرہ اثر پچھلی کچھ دہائیوں سے کم ہوتا جارہا ہے اور اب یہ نظام بدلتا جارہا ہے۔پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں مون سون کا سلسلہ بہت حد تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔گذشتہ کچھ دہائیوں سے بارشوں کی سلسلہ وار آمد کی بجائے اس میں تبدیلی واقع ہوگئی ہے اور اب مون سون کی بارشیں بعض اوقات ستمبر۔اکتوبر میں اچانک شدید رخ اختیار کرتی نظر آتی ہیں۔بارشوں کی وجہ سے کپاس اور دوسری اہم فصلات پر حملہ آور ہونے والے نقصان دہ کیڑوں کی افزائش میں اضافہ ہوجاتا ہے جو کہ فصل کی پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا باعث بنتا ہے۔

16 تا 30 جون 2025ء

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید ۔ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

- تین جین والی اقسام کی کاشت کی صورت میں جب فصل 25 سے 35 دن کی ہو جائے تو وتر کی حالت میں 1500 تا 1800 ملی لٹر گلائیفوسیٹ سپرے کریں۔اگر کھیت میں جڑی بوٹیاں نہیں ہیں تو یہ سپرے مؤثر بھی کیا جاسکتا ہے
- پٹڑیوں پر کاشتہ فصل کے لیے بوائی کے بعد پہلا پانی 3 تا 4 دن، دوسرا، تیسرا اور چوتھا پانی 6 تا 9 دن کے وقفے سے اور بقیہ پانی ضرورت کے مطابق لگائیں جبکہ ڈرل سے کاشتہ فصل کے لیے پہلی آبپاشی بوائی کے 30 تا 35 دن اور بقیہ 12 تا 15 دن کے وقفے سے کریں
- چھدرائی کا عمل بوائی کے 20 تا 25 دن کے اندر یا پہلے پانی سے قبل یا خشک گوڈی کے بعد ہر حالت میں ایک ہی دفعہ مکمل کیا جائے۔مئی کاشتہ فصل میں پودوں کی تعداد 23000 فی ایکڑ رکھیں
- سپرے کرنے کا طریقہ کار: ہاتھ سے چلنے والی/ ہینڈ سپریئر: فصل پر ایک وقت میں صرف ایک ہی قطار میں سپرے کیا جائے۔سپرے ہوا کے مخالف سمت میں نہ کیا جائے۔سپرے کرتے وقت لانس کو اِدھر اُدھر نہ ہلایا جائے۔لانس کے ساتھ مناسب ہالوکون نوزل اور سی ایف والوز استعمال کیے جائیں۔جڑی بوٹی مار سپرے کرنے کے لیے فلیٹ فین/ فلڈ جٹ (ٹی جٹ) شیلڈ والی نوزل کا استعمال کیا جائے۔سپرے کے بعد مشین کو لازماً صاف پانی سے دھولیں۔کرم کش زہروں کے استعمال کے لیے ہالوکون نوزلز استعمال کی جائیں۔بوم سپریئر: بوم کی اُونچائی کپاس کے پودے

سے 1 سے 1.5 فٹ کے فاصلے پر رکھیں۔متوازن رہنے والی بوم کا استعمال کیا جائے۔ بوم کے سروں پر اضافی نوزل کا استعمال نہ کریں۔ایک ہی قسم کی نوزل استعمال کی جائے تا کہ سپرے کا یکساں اخراج ہو

- زیادہ بارشوں کی صورت میں فوری طور پر پانی کے نکاس کے لئے شفٹی پمپ یا بورنگ کا استعمال کریں تا کہ اضافی پانی کو فوری طور پر کھیت سے نکالا جا سکے
  - فصل کو بارش کے زائد پانی کے نقصان سے بچانے کے لئے کپاس کے کھیت میں کھڑا پانی کسی خالی نچلے کھیت میں نکال دیں یا ایک طرف لمبائی کے رُخ کھائی کھود کر پانی اس میں جمع کر دیں
  - 24 گھنٹے سے زیادہ پانی کھڑا رہے تو بڑھوتری رُک جائیگی اس صورت میں میگنیشیم سلفیٹ بحساب 500 گرام اور دو کلوگرام یوریا فی ایکڑ سپرے کریں

دھان

- چکنی زمین دھان کی کاشت کے لیے موزوں ہے۔تاہم ریتلی زمین کے سوا ہر قسم کی زمین میں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے شور زدہ اور کلراٹھی زمینوں میں بھی مناسب دیکھ بھال کر کے دھان کی کاشت کی جا سکتی ہے۔
- غیر منظور شدہ اور ممنوعہ اقسام مثلاً سپر فائن ، سپرا، سپری، 1847، PB7، 1692، 1530، 1718 اور 1885 وغیرہ و دیگر ممنوعہ اقسام ہرگز کاشت نہ کریں کیونکہ ان کے چاول کا معیار ناقص ہے اور اس کی ملاوٹ سے چاول کا معیار متاثر ہوتا ہے اور عالمی منڈی میں کم قیمت پر فروخت ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی چاول کی ساکھ پر بھی برا اثر پڑتا ہے
- کدو کے طریقہ سے اگائی گئی پنیری میں جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے کدو تیار کرنے کے بعد قبل از اگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کی مجوزہ مقدار شکر یا ریت کے ساتھ کھیت میں بکھیر دیں۔اس کے 36 گھنٹے بعد تک کھیت میں پانی کھڑا رہنے دیں اور پھر یہ پانی نکال کر تازہ پانی ڈال دیں۔پانی ڈالنے اور نکالنے کا یہ عمل دو تا تین مرتبہ دہرائیں تا کہ بیج کے اگاؤ میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔اس کے بعد کھڑے پانی میں انگوری مارے ہوئے بیج کا چھٹہ دے دیں۔اگر کسی وجہ سے یہ عمل نہ ہو سکے یا کسی اور وجہ سے جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو بعد از اُگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کریں۔ان کے سپرے کے وقت کھیت میں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے
- دھان کی باسمتی/فائن اقسام کی پنیری کاشت کرنے کے لیے کدو کے طریقے میں شرح بیج 500 تا 700 گرام فی مرلہ، خشک طریقہ میں 750 تا 1000 گرام اور راب کے طریقہ سے ایک تا ڈیڑھ کلوگرام رکھیں
- دھان کی بہترین پیداوار کے حصول کے لیے زمین کو اچھی طرح ہموار اور تیار کریں۔پودوں کی فی ایکڑ تعداد 160000 رکھیں یعنی پودوں اور لائینوں کا باہمی فاصلہ 9 انچ رکھتے ہوئے 80000 سوراخوں میں فی سوراخ 2 پودے لگائیں

تل

- تل کی کاشت کے لیے درمیانی اور بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو موزوں ہے۔چکنی اور پانی جذب نہ کرنے والی زمینوں میں بارش یا آبپاشی کا پانی کھڑا ہونے سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔اس لیے ایسی زمینوں پر تل کاشت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔زیادہ ریتلی ،سیم و تھور زدہ اور نشیبی زمینیں بھی تل کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں

- پنجاب میں عام کاشت کے لیے سفید تل کی منظور شدہ اقسام ٹی ایچ-6، ٹی ایس-5، نیاب پرل، ٹی ایس-3، نیاب تل 2016، نیاب ملینیم، انمول تل اور بلیک تل کی قسم بلیک کنگ ہیں جو بہتر پیداواری صلاحیت رکھتی ہیں
- انمول تل، ٹی ایچ-6، ٹی ایس-5 اور بلیک کنگ کو 15 جون، نیاب پرل کو 31 جولائی، نیاب تل 2016 کو 10 اگست اور نیاب میلینیم کو 15 جون سے 31 جولائی تک کاشت کریں۔ بارانی علاقوں میں مئی میں بارش کے بعد اچھے تروتر میں تل کی کاشت کی جائے تا کہ اچھا اگاؤ ہو سکے۔ جنوبی پنجاب کے گرم اور خشک علاقوں میں نیاب، فیصل آباد کی تل کی اقسام جون اور جولائی میں بھی کاشت کی جا سکتی ہیں۔(موسمیاتی تبدیلیوں کے پیشِ نظر اور علاقے کی مناسبت سے تل کے وقتِ کاشت میں مناسب تبدیلی کی جا سکتی ہے)
- تل کی کاشت کرنے کے لیے تندرست اور صاف ستھرا 1 سے 2 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں
- جڑ، تنے کی سڑانڈ اور اکھیڑا سے بچاؤ کے لیے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل 2.5 گرام اور کرم کش زہر امیڈا کلوپرڈ بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج لگائیں
- کھادوں کا استعمال زمین کے تجزیہ کے مطابق کریں تاہم اوسط زرخیزی والی زمین میں بوائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور آدھی بوری ایس او پی/ ایم او پی یا اڑھائی بوری ایس ایس پی (18 فیصد)، آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی/ ایم او پی یا پونی بوری نائٹروفاس، پونے دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) اور آدھی بوری لیس او پی/ ایم او پی ڈالیں

باغات (آم)

- گرے ہوئے پھل کو جمع کر کے زمین میں دباتے رہیں
- پھل کی مکھی کیلئے پھندے لگائیں۔عموماً چھ پھندے فی ایکڑ کافی ہوتے ہیں
- پھندوں میں روئی کے تنبے پر زہر لگائی جاتی ہے ان کو باقاعدگی سے ہفتہ کے وقفہ سے تبدیل کرتے رہیں
- آم کے باغات کو 12 تا 15 دن کے وقفے سے آبپاشی کریں
- پودوں سے اترنے والی، نظر آنے والے گدھیڑی کو اکھٹا کر کے تلف کرتے رہیں

ترشاوہ باغات

- ترشاوہ باغات کو موسم کا خیال رکھتے ہوئے 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں
- اس ماہ میں پودوں پھل کا کیرے جسے کو جون کا کیرا بھی کہتے ہیں سے بچاؤ کے لیے تھوڑے وقفہ کے ساتھ آبپاشی کرتے رہیں اور گرمی کے اثرات سے بچاؤ کے لیے ملچنگ (Mulching) کا بندوبست کریں اور بورڈو پیسٹ مڈھوں پر لگائیں
- سبز کھاد کے لیے جنتر، گوار یا کسی اور موزوں فصل کی کاشت کریں
- پودوں سے اترنے والی، نظر آنے والے گدھیڑی کو اکٹھا کر کے تلف کرتے رہیں

انگور

- اگیتی اقسام کے پکے ہوئے پھل کی ٹھنڈے وقت میں برداشت کریں
- برداشت کے بعد پھل کو سایہ دار اور صاف جگہ پر رکھیں اور جدید بنیادوں پر مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق پیکنگ کریں
- اگر پھل کی رنگت نصف تبدیل ہو جائے یعنی پکنا شروع ہو جائے تو آبپاشی کا وقفہ بڑھا دیں۔پھل کی برداشت سے ایک ہفتہ پہلے آبپاشی بند کر دیں
- دیمک کے حملہ کی صورت میں کلوروپائری فاس یا فپرونل پودوں کی جڑوں میں ڈالیں
- بیماریوں کے حملہ کی صورت میں مناسب پھپھوندکش سپرے کریں
- پھل کو ذخیرہ کرنے کے لیئے درجہ حرارت صفر سینٹی گریڈ اور ہوا میں نمی 90 سے 95 فیصد ہونی چاہیے